سوال

(79)جس مسجد میں قبر ہواسمیں نماز نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے کرام اس مسجد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جس میں ایک یا زیادہ قبریں ہوں، کیا اس میں نماز پڑھنی جائز ہے۔ کیا اس میں فرق ہے کہ قبر نمازی کے آگے یا پیچھے یا پہلوں میں ہو، کتاب وسنت اجماع امت اور اعتبار صحیح کے ساتھ ہمیں فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم پہلے کےلیے امام المفتین محمد ﷺ کا فتویٰ ذکر کرکے بعد تائید ووضاحت کےلیے ائمہ اربعہ کے فتاویٰ ذکر کریں گے۔ ہم کہتے ہیں اور اللہ تعالی سے صحیح بات کہنے کےلیے مدد چاہتے ہیں ۔

ابن ابی شیبہ مصنف (2 83) میں امام مالک موطا (1 276) میں روایت لاتے ہیں حارث نجرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی ﷺ سے موت سے پانچ دن پہلے آپ ﷺ فرمارہے تھے :

''خبردار جو لوگ ہم سے پہلے تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں پر مساجد بنارکھی تھیں۔ خبردار قبروں کو مساجد مت بناؤمیں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں''۔

اور سند اس کی صحیح ہے اور یہ حدیث مختلف طرق سے متعدد سندوں کے ساتھ وارد ہے جو پندرہ تک پہنچتی ہیں۔ یہ عائشہ، اسامہ، جندب، ابوھریرۃ، ابن عباس، ابو عبیدہ بن الجراح، زید بن ثابت، ابن مسعود، علی بن ابی طالب اور امہات المؤمنین سے ثابت ہے، بخاری (1 422)، مسلم (2 67)، نسائی (1 115)، دارمی (1 326)، احمد (1 218)، عبدالرزاق (1 406) بیہقی (4 80) شرح السنہ للبغوی (2 415) جیسے کہ اس کی تحقیق احکام جنائز اور تحذیر المساجد عن اتخاذ القبور مساجد میں ہے، یہ حدیث قبروں پر مساجد بنانے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے ہم جب قبر کو مسجد میں داخل کروگے تو اس وعید کے مستحق بنوگے، اور نہی تحریم کےلیے ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں : ''اور جس سے روکے رک جاؤ، (حشر: 7) کیا اس فعل شنیع میں یہود ونصاریٰ اور مشرکین کی مشابہت کرنی کسی کےلیے حلال ہے؟ نبی ﷺ نے یہ بات امت کو ڈرانے کےلیے کہی جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ''ان کے کرتوت سے بچاتے تھے'' مسلمان جو اپنے نبی ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اس کےلیے یہ احادیث کفایت کرتی ہیں۔

لیکن ہم علماء کے فتوے بھی بصیرت میں اضافے کےلیے لکھتے ہیں۔

(1)حنفیہ :کہتے ہیں قبور کے پاس مکروہ تحریمی ہے ۔

امام محمد نے اپنی کتاب الاثار(45)میں صراحتا کہا ہے :

''قبر کے علاوہ اس پر مزید اضافہ ہم درست نہیں سمجھتے اور قبر کلی بنانا اس کی لیپا پوتی اور اس کے پاس مسجد بنانا ہم مکروہ سمجھتے ہیں'' ۔ حنفیوں میں علامہ ابن مالک کہتے ہیں :

''اس پر مسجد بنانا حرام ہے کیونکہ اس میں نماز پڑھنا یہودیوں کی سنت پر عمل کرنا ہے ۔

علی القاری نے مرقاۃ (1 470)میں نقل کر کے اسے ثابت رکھا ہے ،کتب حنفیہ میں سے شرعۃ الاسلام (ص :569)میں ہے : ''قبر پر مسجد تعمیر کرنا مکروہ ہے جس میں نماز پڑھی جائے'' ۔

الکوکب الدری (1 153)میں ہے : ''قبروں پر بنی ہوئی مسجدوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ قبر سامنے ہو یا پیچھے ہو یا ایک جانب ہو لیکن قبر کی طرف منہ کرنے میں کراھت اشد ہے ،''تلخیص کے ساتھ ۔

اور اسی طرح الطحاوی علی مراقی الفلاح :(ص :208)میں ہے : ''اور کہا گیا ہے کہ بتوں کی عبادت کی بنیاد نیک لوگوں کی قبروں پر مسجد بنانا ہے ..... الخ ۔ اسی طرح فتاویٰ دیوبند :(1 254)میں ہے مراجعہ کریں عینی شرح البخاری (4 149)رد المختار المعروف بالشامی ،(1 254)میں ہے : ''اور کہا گیا ہے کہ بتوں کی عبادت کی بنیاد نیک لوگوں کی قبروں پر مسجدیں بنانا ہے ..... الخ ۔ اسی طرح فتاویٰ دیوبند :(1 92) تفسیر آلوسی :(15 231)۔

(2)شافعیہ :الخ ۔کہتے ہیں قبروں پر مسجدیں بنانی اور اس میں نماز پڑھنی کبیرہ گناھوں میں سے ہیں ۔

ابن حجر الھیثمی نے الزواجر عن اقتراف الکبائر :(1 120)جو بڑی مفید کتاب ہے میں صراحتا کہا ہے ، ''قبروں پر مسجدیں بنانا کبیرہ گناہ ہے اور شرک کا سبب ہے یہ مکروہ نہیں حرام ہے ۔'' (الخیص کے ساتھ)۔

امام شافعی نے خود کتاب الأم :(1 246)میں ہے کہ ''میں قبر پر مسجد بنانے کو مکروہ سمجھتا ہوں اور اسی طرح اس پر نماز پڑھنا یا نیت کرنا یا اس کی طرف نماز پڑھنا بھی کیونکہ اس میں فتنہ اور گمراھی ہے'' (الخیص کے ساتھ)۔

حافظ عراقی کہتے ہیں اگر کوئی مسجد تعمیر کرے اور اس کے حصے میں دفن ہونے کا قصد کرے تو وہ لعنت میں داخل ہے بلکہ مسجد میں دفن ہونا حرام ہے اگر دفن ہونے کی شرط لگائی ہے تو وہ شرط صحیح نہیں مسجد کے وقف کی مخالفت کی وجہ سے '' ،

یہ نقل کیا ہے مناری نے فیض القدیر (5 274)میں ۔

(3)مالکیہ :کہتے ہیں یہ حرام ہے ۔

امام قرطبی نے اپنی تفسیر :(1 38)میں صوٗاحتا کہا ہے کہ ہمارے علماء نے کہا ہے یہ حرام ہے مسلمانوں پر کہ وہ انبیاء اور علماء کی قبروں پر مساجد تعمیر کریں ۔

(4)حنابلہ :کہتے ہیں ایسی مساجد میں نمازیں پڑھنا حرام بلکہ باطل ہے ۔

امام ابن قیم نے زادالمعاد :(3 22)میں تصریح کی ہے :

اوران میں سے معصیت والی جگہوں کو جلانا اور منہدم کرنا ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوتی ہو جیسے رسول اللہ ﷺ نے مسجد ضرار جلائی اور اسے منہدم کرنے کا حکم دیا ۔ وہ مسجد جس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس کی تعمیر مومنوں کو نقصان پہنچانے ، ان میں تفرقہ بازی ڈالنے کے لیے تھی اور وہ منافقین کا ٹھکانا تھا اور وہ جگہ جو اس قسم کی ہو تو حاکم کو چاہیے کہ اسے معطل کرے اسے جلائے یا منہدم کرے یا اس کی صورت بدل دے تاکہ جس کام کے لیے بنائی گئی ہے اس کام کی نہ رہے ، مسجد ضرار کی یہ حالت تھی تو شرک کے اڈے جس کے مجاور اس میں مدفون لوگوں کا شریک بنانے کی دعوت دیتے ہیں جلانے اور منہدم کرنے کے زیادہ حقدار ہیں ۔ پھر کہا اس بنا پر وہ مسجد جو قبر پر بنائی گئی ہے منہدم کردی جائے ، اسی طرح اگر مسجد میں کسی میت کو دفن کر دیا جائے تو اسے نکال دیا جائے امام احمد نے اس پر نص کی ہے ۔

دین اسلام میں مسجد اور قبر جمع نہیں ہو سکتے اور ان جو بھی دوسرے پر بنائی تو اس کو روکا جائے گا ۔ اور حکم پہلے سے جو موجود ہو اسی کا ہو گا ، اگر دونوں اکٹھی بیک بنائی جا رہی ہوں تو جائز نہیں اور یہ وقف صحیح نہیں اور ایسی مسجد میں جائز اور درست نہیں ۔ رسول اللہ ﷺ کی نہی کی وجہ سے اور جو یہ کلام کرے اس پر لعنت کرنے کی وجہ سے ، یہ دین اسلام ہے جس کے ساتھ اللع تعالی نے اپنے نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا اور لوگوں میں اس کا انوکھا پن آپ دیکھ رہے ہیں '' ۔ انتہیٰ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اس مسئلے کے بابت اپنے فتوے (1 107)، (2 196) میں عجیب باتیں ذکر کرتے ہیں ۔ اور مجموعۃ الفتاویٰ (27 140-141) میں کہا ہے :

'' ایسی مساجد میں نماز پڑھنا بلاشک حرام ہے اور باطل ہیں این میں قرض یا نفل کچھ بھی جائز نہیں '' ۔ مراجعہ کریں ابن عروہ حنبلی کی الکوکب الدری (2 ن 244)، امام ابن تیمیہ کی الاختیارات العلمیہ : (ص : 52)، شرح المنتھی (1 353)

ہماری ذکر کردہ نقول صحیحہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قبروں پر مسجدیں بنانا اور قبروں کو مسجدوں میں داخل کرنا جائز نہیں ایسی مسجدوں میں نمازیں پڑھنی جائز نہیں کیونکہ یہ مشرکوں کی مشابہت ہے ۔ جیسے نبی ﷺ نے سورج کے طلوع و غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں مشرکین کی مشابہت تھی ہم اس فتوے میں نقول اور احادیث کے ذکر کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے کیونکہ انصاف پسند مسلمان کے لیے اسی قدر کافی ہے اور بھائیوں کو مذکورہ کتابوں کا حوالہ دیتے ہیں خصوصا شیخ البانی کی تحذیر المساجد عن اتخاذ القبور '' مساجد ۔

اور شیخ عثیمین نے مجموعہ (2 119) میں قبر رسول ﷺ کے چار جواب دیئے ہیں ۔

اول : مسجد نبوی قبر پر تعمیر نہیں ہوئی بلکہ نبی ﷺ کی زندگی میں تعمیر ہو چکی تھی ۔

دوم : بنی ﷺ مسجد میں دفن نہیں ہوئے کہ کوئی کہے یہ صالحین کا مسجد میں دفن ہونا ہے بلکہ آپ اپنے گھر میں دفن ہوئے تھے ۔

سوم : رسول اللہ ﷺ کے گھروں کا سمیت عائشہ رضی اللہ عنھا کے حجرے کے مسجد سے شامل کیا جاتا ، صحابہ کے اتفاق سے نہیں تھا بلکہ 94ھ میں اکثر ان میں سے بکھر گئے تھے تو یہ کام صحابہ کی اجازت سے نہیں ہوا ، بکہ بعض نے مخالفت بھی کی جن میں سعد بن مسیب بھی ہیں ۔

چہارم : داخل کئے جانے کے بعد بھی قبر مسجد میں نہیں کیونکہ قبر مسجد سے مستقل حجرے میں ہے تو مسجد قبر پر نہیں بنی ، اسی لیے اس جگہ کو محفوظ کر دیا گیا ہے اور اسے تین دیواروں کی مثلث سے اس طرح گھیر دیا گیا ہے کہ دیوار قبلے سے منحرف ہے اور شمالی کونہ کچھ اس طرح ہے کہ نماز پڑھنے کا منہ اس طرف نہیں ہوتا ، کیونکہ وہ قبلہ سے منحرف ہے اس لحاظ سے قبوریوں کا اس شبہ سے حجت پکڑنا باطل ہے ۔ الخ . وباللہ التوفیق

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص160

محدث فتویٰ